# ممتا کی نمایاں کامیابی میں مسلمانوں کا اہم رول

ڈاکٹر صباح اسماعیل ندوی

مغربی بنگال اسمبلی الیکشن میں ترنمول کانگریس نے 211 سیٹیں حاصل کر کے نہ صرف نمایاں کامیابی حاصل کی بلکہ اب تک کی سب سے بڑی جیت حاصل کرنے کا ریکارڈ بھی بنایا۔ترنمول کانگریس کی لگاتار دوسری بڑی جیت سے یہ ثابت ہوگیا کہ پارٹی نے ہر طبقہ، ہرمحاذ کا خیال رکھتے ہوئے اپنے مدت عمل کے دوران عوام کا دل جیت لیا۔ترنمول کی سربراہ اور وزیراعلیٰ مغربی بنگال محترمہ ممتا بنرجی لگاتار عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی رہیں۔ 2011 میں بایاں محاذ کی 34 سالہ حکومت کا خاتمہ کرنے والی ممتا بنرجی کا جادو ابھی بھی سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ان کی مقبولیت ومحبوبیت کم نہیں ہوئی بلکہ گزرتے دنوں کے ساتھ اور بھی مضبوط اور مستحکم ہوگئی ہے۔

پانچ سال قبل جب پہلی مرتبہ ممتا حکومت برسر اقتدار آئی تھی اس وقت ان کی کامیابی میں مسلمانان مغربی بنگال کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ تین دہائیوں تک مسلمانوں پر جو ظلم وزیادتی روا رکھی گئی تھی اور جس طرح ان کو ظلمت وتاریکی کے اندھے کنویں میں دھکیل دیا گیا تھا اس کا جواب مسلمانوں نے سی پی ایم کے خلاف ووٹ دیکر اور اس کو بدترین شکست سے دوچار کر کے دیا تھا۔اس مرتبہ بھی مغربی بنگال کے مسلمانوں کی واضح اکثریت نے ممتا بنرجی کی حمایت ہی میں ووٹ ڈالنا پسند کیا۔

مغربی بنگال کے 294 حلقوں میں سے 125 حلقے ایسے ہیں جہاں مسلمان فیصلہ کن رول ادا کرتے ہیں کہ وہاں سے کس پارٹی کا نمائندہ اسمبلی میں جائے گا۔ان میں سے 90 حلقوں میں ترنمول کانگریس کے امیدوار واضح فرق کے ساتھ کامیاب ہوئے ہیں۔اگر دیگر باتوں کی طرف توجہ نہ کی جائے تو اکیلے یہی بات سمجھنے کے لیے کافی ہے کہ ریاست کے مسلمانوں نے متحد ہوکر ترنمول کانگریس کو ووٹ دیا ہے اور کانگریس و بایاں محاذ کے اتحاد کو انگوٹھا دکھا دیا ہے۔

اگر کوئی یہاں یہ سوال کرے کہ مغربی بنگال کے مسلمانوں نے ممتا بنرجی کی پارٹی کو اس شدت کے ساتھ ووٹ کیوں دیا تو اس سے یہ سوال پوچھا جاسکتا ہے کہ مغربی بنگال کے مسلمان اگر ممتا کا ساتھ نہ دیتے تو کس کا ساتھ دیتے۔ترنمول کانگریس کے مقابلے میں یہاں تین پارٹیاں مقابلے پہ تھیں۔بایاں محاذ، کانگریس اور بی جے پی۔ جہاں تک بی جے پی کی بات ہے تو مسلمان ابھی تک بی جے پی اور مودی کو ہضم نہیں کر پائے ہیں۔بی جے پی آر ایس ایس کی نمائندہ جماعت ہے اور آر ایس ایس اپنے پہلے دن سے مسلم دشمنی کے اصول پر عمل پیرا ہے۔کہا جاسکتا ہے کہ بی جے پی پر اعتماد کرنا بھوکے بھیڑیے کو گھر کی نگہبانی پر مامور کرنا ہے۔مغربی بنگال کے مسلمان نہ اتنے ناسمجھ ہیں اور نہ اتنے کمزور وبے بس کہ وہ بی جے پی کو یہاں داخلہ کی اجازت دے دیں۔کانگریس پارٹی نے 60 سال تک اقلیتوں کو بہلاوا کے سوا

کچھ نہیں دیا اور اب بی جے پی کے لیے پورے ملک میں راہ بھی اسی نے ہموار کیا ہے۔ اس وقت وہ ایک راندۂ درگاہ جماعت ہے۔ ہندوستان کی زمین اس کے لیے تنگ ہوتی جارہی ہے۔ کم ازکم مغربی بنگال کی موجودہ نسل نے کانگریس کو کبھی اہم پارٹی کی شکل میں نہیں دیکھا ہے۔

رہ گئی سی پی ایم تو اس کے ظلم کا زمانہ ابھی لوگ بھولے نہیں ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ گزشتہ دنوں بایاں محاذ کے رہنماؤں اوران کے ہمنواؤں نے ایسی باتیں کہیں جو کم ازکم ان کو زیب نہیں دیتی تھیں۔ وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر حکمراں پارٹی اوراس کے نمائندوں میں کیڑے نکالنے لگے۔ بلاشبہ عیب کس میں نہیں ہوتا مگر ان کی باتیں ایسی تھیں جیسے وہ خود بڑے بے عیب ہیں۔ ہم نے مانا کہ عوام کی یادداشت کمزور ہوتی ہے مگر اب اتنی بھی کمزور نہیں ہوتی کہ جس پارٹی نے 34 سال تک ان کے حقوق مارے ہوں اس کو وہ صرف 5 سال میں فراموش کر بیٹھیں۔

بایاں محاذ اور کانگریس کی بدترین ناکامی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ انہوں نے اصل عوامی معاملات کو اٹھانے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہوائی، خلائی اور جادوئی باتوں پر انحصار کرتے رہے۔ وہ بے چارے حقیقی مدعوں پر آ بھی نہیں سکتے تھے۔ ایک اکیلی ممتا بنرجی نے صرف پانچ سالوں میں جو کام ریاست کے لیے کیے ہیں اتنا انہوں نے 34 سالوں میں بھی نہیں کیا تھا۔ وہ آخر بولتے بھی تو کیا بولتے، وہ بس خواب دیکھتے رہے اور خواب دکھاتے رہے۔ اور خوابوں کا کیا ہے وہ تو بنتے ہی بکھرنے کے لئے ہیں۔ اور پھر دیوانے کا خواب، اس کا تو مقدر ہی نامرادی ہے۔

ہم یہ بات مانتے ہیں کہ 5 سال میں ممتا بنرجی نے مسلمانان مغربی بنگال کے سارے مسائل حل نہیں کر دیئے ہیں لیکن یہ بات کہنے میں ہم کو کوئی عار نہیں کہ انہوں نے بہت سارے مسائل کے حل کے لئے قدم ضرور اٹھائے ہیں۔ اگر انہوں نے کسی بیماری کا علاج نہیں کیا ہے اور وہ اس پر مرہم نہیں رکھ سکی ہیں تو کم ازکم انہوں نے زخم پر نمک چھڑکنے کی کوشش نہیں کی ہے بلکہ ہمیشہ ڈھارس بندھائی اور امید جتائی ہے کہ ہم ہر مسئلے کو حل کرنے کی ایماندارانہ کوشش ضرور کریں گے۔

محترمہ ممتا بنرجی کرپشن بھری سیاست کی دنیا میں ایک ایسی مخلص، ایماندار اور ذمہ دار سیاست داں ہیں جن کو دیکھ کر ایک عام آدمی چین کی سانس لیتا ہے اور اسے امید بندھتی ہے کہ آج نہیں تو کل اس کے مسائل ضرور حل ہوں گے۔ ممتا بنرجی کو بدقسمتی سے ایک ایسی ریاست وراثت میں ملی تھی جو قرضوں، خرچوں اور مسئلوں کے ڈھیر پر پڑی تھی۔ ان کا اچھا خاصا وقت تو حالات کو قابو کرنے میں خرچ ہو گیا، مگر انہوں نے حالات کو کنٹرول کیا اور دھیرے دھیرے ریاست کو ترقی وخوش حالی اور امن وشانتی کی طرف لے کر بڑھنے لگیں۔

ممتا بنرجی نے جہاں ریاست کی دیگر جماعتوں کے مسائل کی طرف توجہ کی وہیں مسلمانوں کے مسئلوں کو بھی ہمیشہ سامنے رکھا۔ عالیہ یونیورسٹی، مغربی بنگال اردو اکاڈمی، حج ہاؤس، وقف بورڈ، اقلیتی کمیشن، اقلیتی ومالیاتی کارپوریشن اور مدرسہ بورڈ سب گواہ ہیں کہ ان کو بے یار ومددگار نہیں چھوڑا گیا۔ ہم مانتے ہیں کہ مسلمانوں کو انہوں نے سب کچھ نہیں دے دیا مگر انہوں نے 5 سالوں میں جتنا دیا اتنا بایاں محاذ نے 34 سالوں میں بھی نہیں دیا تھا۔

جب الیکشن آیا تو مسلمانوں نے ممتا بنرجی کی حمایت کو اپنے لئے ضروری سمجھا۔الیکشن کے دوران ممتا بنرجی کے پاس بایاں محاذ کی طرح پروپگنڈہ ٹیم نہیں تھی جو لوگوں کے درمیان جھوٹ کو بھی اتنی قوت کے ساتھ پھیلا رہی تھی کہ بھولے بھالے لوگ اسے ہی سچ سمجھنے لگے تھے۔ممتا بنرجی کے پاس ان کے وہ ترقیاتی کام تھے جو انہوں نے اپنی مدت عمل کے دوران کئے تھے۔وہی ان کی تشہیر تھے وہی ان کا پروپگنڈہ تھے۔حزب مخالف چاہتا تھا کہ وہ اپنی پھونکوں سے ممتا کے چراغ کو گل کردے اور ہر طرف اندھیرا پھیل جائے مگر ممتا بنرجی نے ہر سڑک کے دونوں طرف ہر قدم پر اتنے لائٹ لگا دئے تھے کہ ان کی ہزار کوشش کے باوجود بھی ریاست روشنی میں نہاتی رہی اور مخالفین کی ساری کوششیں خاک میں مل گئیں۔

یہاں ایک چھوٹی مگر اہم بات کی طرف توجہ ضروری ہے۔وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ائمہ حضرات اور مؤذنوں کے مالی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی۔ہزاروں اماموں اور مؤذنوں کی ماہانہ تنخواہ مقرر کی۔اس سے کیا فرق پڑا وہ ان ہزاروں خاندانوں سے پوچھیے جو دیہاتوں اور قصبوں میں رہتے ہیں اور نہایت عسرت کی زندگی گزارتے ہیں۔ممتا بنرجی چاہتیں تو الیکشن کے دوران ان سے گزارش کرسکتی تھیں کہ وہ ان کے لئے الیکشنی مہم چلائیں اور گھر گھر جاکر ان کے لئے ووٹ مانگیں مگر انہوں نے ہر گز ایسا نہیں کیا۔یہ ممتا دیدی کی شرافت تھی مگر کیا ان ہزاروں اماموں اور مؤذنوں نے اپنی نمازوں میں ان کے لئے دعا نہیں کی ہوگی۔ہم تو کہتے ہیں یہ ان نیک لوگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج ممتا بنرجی کو اپنے دشمنوں پر اتنی بڑی اور زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

قصہ مختصر، آگے کا سفر! وقت کم ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔اگر صرف مسلمانان مغربی بنگال کے مسائل اور ضروری امور کی بات کریں تو اس کی فہرست بہت طویل ہے۔ممتا بنرجی نے مسلمانوں کا خیال رکھا اور ان کی طرف توجہ دی تو مسلمانوں نے بھی احسان کا جواب احسان، حسن سلوک کا جواب حسن سلوک سے دیتے ہوئے ان کی بھرپور حمایت کی۔اب آگے یہ مسلم قیادت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک مکمل لائحہ عمل تیار کرے۔اسے سامنے لائے اور پھر اس کے مطابق کام کرنے کی کوشش کرے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اسمبلی میں ایک بڑی تعداد مسلم نمائندوں کی ہے، جنہیں عوام نے اپنا نمائندہ بنایا ہے انہیں نمائندگی کا حق ادا کرنا ہوگا۔جو لوگ دل دردمند اور فکر ارجمند کے ساتھ زبان وبیان کی طاقت رکھتے ہیں انہیں اپنی مخلصانہ تجاویز سامنے رکھنی چاہئے۔امید پہ دنیا قائم ہے۔ہمیں نئی حکومت سے اچھی امید رکھنی چاہئے اور جس کو جتنی توفیق میسر ہے وہ کام کرتے رہنا چاہئے۔